Fatwa No. 008 Downloaded By Madaarimedia.com Date :
HDI.R.1/789

مطلقہ بیوی کے ساتھ اٹھنا، بیٹھنا، رشوت لینے والا، ہولی میں شرکت کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ (1) زید نے اپنی بیوی کو صراحتاً تین طلاق دیا جس کے بے شمار لوگ آج بھی گواہ ہیں اسکے باوجود اپنی مطلقہ بیوی کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، سونا جاگنا اور بچے پیدا کرنا وغیرہ سب چالو کر رکھا ہے۔ لہذا ایسے شخص کے لیے احکام شرع کیا ہیں؟ (2) کباری خاندان کا لڑکا شیخ برادری کی لڑکی کو لیکر بھاگ جاتا ہے اس کے بعد مہوا گاچھی چورا ہے پر سر عام ایک عالم سے طعنہ دیتے ہوئے تکبر و گھمنڈ کا اظہار کرتے ہوئے زید یہ کہتا ہے کہ اگر اس کی لڑکی کو لیکر بھاگ گیا تو کیا ہوا کم از کم شادی میں جو لاکھ دو لاکھ خرچ ہوتا بچ وہ بچ گیا۔ کون ہے جو ایسے گھر میں شادی کریگا کون ہے ایسے گھر کے لائق؟ ایسا کہنے والے متکبر پر احکام شرع کیا نافذ ہونگے؟ (3) اگر کوئی بندہ رشوت کے پیسے سے ہی کھاتا اور اپنے بچوں کو کھلاتا ہو، بسا اوقات پنچیتی و فیصلہ بھی رشوت پانے کے سبب الٹا دیدیتا ہو، اور فساد کرا دیتا ہو، اور مسلمانوں کے بیچ کیس مقدمہ تک کبھی کبھی پیسہ لیکر یا دیکر کرتا اور کرواتا ہو، ایسے رشوت خور مفسدین پر احکام شرع کیا نافذ ہونگے؟ (4) زید نے مہوا گاچھی چورا ہے پر دیوالی کی رات ہندوئوں کے ساتھ پٹاخے وغیرہ چھوڑا اور چھوڑوایا، اس کے علاوہ ہمیشہ تہوارِ ہنود کا جشن بھی مناتا ہے تاکہ ہندو یہ سمجھے کہ ہمارے تہوار میں فلاں شخص شامل ہوتا ہے اور وہ ہم سے محبت کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ لہذا اب ہمیں معلوم یہ کرنا ہے کہ ہندوئوں کے تہوار چاہے وہ دیوالی ہو یا ہولی ہو یا دسہرا ہو یا اس کے علاوہ ان کا کوئی بھی تہوار ہو اس میں شامل ہونا یا منانا شرعاً کیسا ہے؟ اور ایسے آدمی پر احکام شرع کیا نافذ ہوگا؟ نیز ان لوگوں کے لیے کیا حکم ہے جو جاننے کے بعد بھی اس سے دعا سلام و کلام اور چائے نوشی و گپے بازی کرتے ہیں؟

المستفتیان: (۱) محمد ہاشم راعین، (۲) محمد افروز شیخ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب: اللھم ہدایۃ الحق و الصواب

(ج:۱)

تین طلاق کے بعد عورت نکاح سے نکل کر حرام حرام اشد حرام ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ رہنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی اجنبیہ کے ساتھ یعنی اس کے ساتھ رہنا ہر لمحہ زنائے خالص میں گزارنا ہے۔ بر صدق سوال صورت مستفسرہ میں زید کی بیوی پر اسی وقت تین طلاقیں مغلظہ واقع ہو چکی تھی جس وقت اس نے تیں طلاق دیا، لہذا زید کا اسکے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، سونا جاگنا اور بچے پیدا کرنا وغیرہ سب حرام حرام سخت حرام ہوا، زید اور اس کی مطلقہ

بیوی پر لازم ہے کہ فوراً ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں۔ اور علانیہ توبہ واستغفار کریں اگر وہ ایسا نہ کریں تو تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کا سخت سماجی بائیکاٹ کریں۔

خدا پاک کا ارشادِ پاک ہے:

وَلَا تَرْكَنُوْا إِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ" [پ ۱۲، ہود، آیت ۱۱۳]۔

اگر ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں تو بعد توبہ ان دونوں کو مسجد میں ضروری اشیا مثلاً لوٹا جانماز وغیرہ رکھنے اور قرآن خوانی وغیرہ کرانے کی تلقین کی جائے کہ نیکیاں قبولِ توبہ میں معاون ہوتی ہیں۔

خدائے پاک کا فرمان ہے:

"وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَإِنَّهٗ يَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ مَتَاباً" [پ ۱۹، فرقان، آیت ۷۱]

یاد رہے! زید کے لیے ہرگز ہرگز حلال نہیں ہے کہ وہ اپنی مطلقہ بیوی کو بغیر حلالہ اپنے پاس رکھے یا بیوی سا معاملہ کرے۔ جیسا کہ قرآن حکیم کا صاف لفظوں میں اعلان ہے: "فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهٗ" پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہو گی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے [پارہ:۲، رکوع:۱۳، آیت:۲۳۰]

اگر بلا حلالہ رکھے گا تو ہر لمحہ زنائے خالص میں گزرے گا۔ اور جو لوگ اس کا ساتھ دیں گے (بلا حلالہ رکھنے میں)، یا طلاق کو نہیں ماننے میں تو سب کے سب زنا کے دلال، مستحق عذاب نار اور قہرِ الٰہی میں گرفتار ہوں گے۔ اگر زید، اپنی مطلقہ بیوی کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے حلالہ کرائے۔ اور حلالہ کا طریقہ: یہ ہے کہ عورت پہلی طلاقِ ثلثہ کی عدت گذار کر کسی دوسرے شخص سے نکاحِ صحیح کرے پھر وہ شخص اس کے ساتھ کم از کم ایک بار ہمبستری (وطی) کرے پھر وہ طلاق دیدے یا مر جائے تو دوبارہ عدت گذارنے کے بعد مہر جدید کے ساتھ شوہر سابق سے نکاحِ صحیح کرے۔

فتاویٰ عالمگیری مع خانیہ جلد:۱،ص:۴۷۳ میں ہے:

ان کان الطلاق ثلاثالم تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحاصحیحاو یدخل بھاثم یطلقھااویموت عنھا کذا فی الھدایۃ۔ملخصاً۔ اگر دوسرے شوہر نے ہمبستری کے بغیر طلاق دیدی یا مر گیاتو حلالہ صحیح نہ ہو گا۔ کمافی حدیث العسیلہ۔ مطلقہ کی عدت کی تفصیل: یہ ہے کہ حاملہ کی عدت وضعِ حمل اور اگر مطلقہ نابالغہ ہے یا کسی سبب سے حیض نہیں آتاہے تو تین ماہ اور حیض آتا ہے تو تین حیض۔

جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ۔''وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلاَثَةَ قُرُوَءٍ وَلاَ يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِن كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ "[پارہ ۲، سورۃ البقرۃ،الآیۃ:۲۲۸]یعنی طلاق والیاں اپنے کو تین حیض تک روکے رہیں اور انھیں یہ حلال نہیں کہ جو کچھ خدا نے ان کے پیٹوں میں پیدا کیا اسے چھپائیں اگر وہ اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہوں۔

فتاوی رضویہ میں ہے:

" حاملہ کی عدت وضع حمل ہے مطلقہ ہو یا بیوہ، اور مطلقہ اگر حیض والی ہے تو بعدِ طلاق تین حیض شروع ہو کر ختم ہو جائیں اور اگر صغیرہ کہ ابھی حیض نہیں آتا یا کبیرہ کہ حیض آنے کی عمر گزر گئی تو عدت تین مہینے"۔ [فتاوی رضویہ، ج:۵، ص:۸۳۵]

(ج:۲)

کسی بھی خاندان کی لڑکی ہو اسے بھگا لے جانا سراسر ظلم وزیاتی اور گناہِ کبیرہ ہے۔ کسی بھی بندہ مومن کو طعنہ دینا یا اس سے تکبر و گھمنڈ کا اظہار کرنا سب خلافِ شرع ناجائز و حرام گناہ عظیم ہے جسے قرآن نے صاف لفظوں میں ارشاد فرمایا: ''أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ '' کیا متکبروں (مغرور) کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہے؟ [سورۃ الزمر:۳۹/ آیت:۶۰]

اور زید کا یہ کہنا کہ " اس کی لڑکی کو لیکر بھاگ گیا تو کیا ہوا" یہ بھی خلافِ شرع ناجائز و حرام نیز راہِ زنا ہموار کرنا ہوا ایسا شخص شریعت اسلامیہ کی نظر میں سخت مجرم ہے۔ علاوہ ازیں جو بھی ایسے برے افعال کو اچھا کہے وہ سب کے سب زنا کے دلال ہیں، بلاشبہ ایسا شخص مستحق عذاب نار اور قہر الٰہی میں گرفتار ہوں گے۔

(ج:۳)

رشوت لینا دینا دونوں مطلقاً حرام حرام اشد حرام ہے رشوت لینے والے کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہے۔

امام احمد علیہ الرحمہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لعن اللہ الراشی والمرتشی والرائش الذی یمشی بینھما "یعنی اللہ کی لعنت ہے رشوت دینے والے اور لینے والے اور ان کے دلال پر۔ [مسند احمد: ج۵/ص۲۷۹]

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

رشوت لینا مطلقاً حرام ہے کسی حالت میں جائز نہیں جو پرایا حق دبانے کے لئے دیا جائے رشوت ہے یوہیں جو اپنا کام بنانے کے لئے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے لیکن اپنے اُوپر سے دفع ظلم کے لئے جو کچھ دیا جائے دینے والے کے حق میں رشوت نہیں یہ دے سکتا ہے لینے والے کے حق میں وہ بھی رشوت ہے اور اسے لینا حرام ۔[فتاویٰ رضویہ ،ج:۲۳،ص:۱۴۰] اور اسی میں ہے: رشوت لینا حرام رشوت لینے والے کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہے[فتاویٰ رضویہ ،ج:۶،ص:۱۱۴]

فتنین ومفسدین کے متعلق قرآن مقدسہ اور احادیث طیبہ میں متعدد جگہوں پر وعیدیں نازل ہوئی ہیں ۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : إِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ' 'بلاشبہ جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو فتنے میں ڈالا پھر (اس جرم سے) توبہ نہ کی تو ان کے لئے عذاب دوزخ ہے اور جلا دینے والی آگ کا عذاب ہے۔ [سورۃ البروج،۸۵/ آیت،۱۰]اور فرماتا ہے: اَلْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ "فتنہ وفساد کرنا قتل سے بھی سخت برا ہے [سورہ بقرہ، آیت:۱۹۱]اور فرماتا ہے: وَأَنفِقُواْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ وَلاَ تُلْقُواْ بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوَاْ إِنَّ اللّهَ

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ " اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ بے شک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں ۔[سورہ بقرہ، آیت:۲/ ۱۹۵] اور فرماتا ہے: وَلاَ تُفْسِدُوا فِيْ الأَرْضِ بَعْدَ إِصْلاَحِهَا " اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ اس کی اصلاح کے بعد[سورۃ الاعراف: ۷، آیت:۵۶]

اور حدیث پاک میں ہے: الفتنة نائمة لعن الله من ايقظها 'یعنی فتنہ سوئی ہوئی خرابی ہے لہذا جو کوئی اسے جگائے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے[الجامع الصغیر بحوالہ الرافعی عن انس حدیث ۵۹۷۶ دار لکتب العلمیہ بیروت ۲ /۳۷۰]

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

مسلمانوں میں فساد پیدا کرنا حرام ہے۔[فتاویٰ رضویہ، ج:۲۱، ص:۱۳۵]

لہذا دلائل مذکورہ کی روشنی میں رشوت کھانا و کھلانا، الٹا فیصلہ کرنا و کروانا اور مسلمانوں کے درمیان فساد برپا کر کے کیس و مقدمہ وغیرہ کرنا و کروانا سب ناجائز و حرام اور گناہ کبیرہ ہے جس سے بچنا ضروری ہے، اور ان افعال بد کے مرتکب پر توبہ واستغفار کرنا لازم ہے ورنہ سخت گنہگار مستحق عذاب نار ہو گا۔ واللہ اعلم۔

(ج:۴)

"دیوالی" یہ ہندوئوں کا ایک خاص تہوار ہے جس میں وہ لوگ لکشمی کی پوجا کرتے ہیں اور خوب روشنی کر کے خوشیاں مناتے ہیں، دیوالی کا جشن منانا اور اس رات پٹاخے چھوڑنا چھوڑوانا خاص شعائر ہنود ہے، اور ایسے کاموں کا کرنا عند الشرع صریح کفر ہے۔

غمز العیون والبصائر میں ہے:

اتفق مشائخنا ان من رای امر الکفار حسنا فقد کفر حتی قالوا فی رجل قال ترک الکلام عند اکل الطعام حسن من المجوس اوترک المضاجعة عندهم حال الحیض حسن فهو کافر " ہمارے مشائخ کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کسی مسلمان نے کفار کے کسی طرز و وضع کو اچھا جانا تو وہ کافر ہو گیا۔

فقہائے کرام نے یہاں تک فرمایا ہے کہ جو آدمی مجوسیوں کی طرح، کھاتے وقت کلام کے ترک کو اچھا سمجھے ،یاحالت حیض میں مجوسیوں کا اپنی بیویوں سے الگ رہنا مستحسن امر جانے، وہ کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ'' اور جو تم میں سے ان سے دوستی رکھے وہ انہیں میں سے ہے۔[سورۃ المائدۃ،۵/ ۵۱]

اور حدیث پاک میں ہے: من تشبہ بقوم فھو منھم ''یعنی جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہیں میں سے ہو گا۔ [سنن ابوداؤد باب فی لبس الشہرۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۰۳ر مسند احمد بن حنبل مروی از عبد اللہ بن عمر دارالفکر بیروت ۲/ ۵۰]

بخاری شریف میں ہے:

المرء مع من احب '' آدمی اس کے ساتھ ہو گا جس سے محبت رکھے۔ [صحیح البخاری باب علامۃ الحب فی اللہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۱۱] اسی میں ہے: انت مع من احببت ''۔ تو اس کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ دوستی رکھے۔[صحیح البخاری باب مناقب عمر بن الخطاب قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۲۱]

اور ایک حدیث میں ہے قسم کھا کر ارشاد فرمایا:مااحب رجل قوما الاحشرہ اللہ فی زمرتہم اوکما قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ جو کسی قوم کے ساتھ دوستی رکھے گا ضرور اللہ تعالیٰ انہیں کے ساتھ اس کا حشر کرے گا ۔[المعجم الکبیر حدیث ۲۵۱۹ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۳/ ۱۹]

فتاویٰ امجدیہ میں ہے:

ہولی ہندئوں کی آتش پرستی کا ایک خاص دن ہے، جس میں آگ کی پرستش کرتے اور اپنے طور پر خوشی مناتے ہیں، ہولی کھیلنا یا اوس زمانہ میں بدن یا کپڑے پر رنگ ڈالنا یا ڈلوانا خاص شعائر ہنود ہے، اور ایسے امور کا ارتکاب کفر ہے۔ حدیث میں ہے من تشبہ بقوم فھو منھم۔ اوس شخص پر توبہ فرض ہے اور تجدید نکاح لازم۔ اور اسی میں ہے: کفار کے تہواروں میں شریک ہونا حرام اور سخت حرام بلکہ کفر ہے خصوصاً جبکہ اونہیں کے مثل اونکے تمام کاموں میں شرکت کرے حدیث میں ارشاد فرمایا من کثر سواد قوم فھو منھم. واللہ تعالی اعلم [فتاویٰ امجدیہ جلد چہارم ص 151]واللہ اعلم۔

کتبہ

سید مشرف عقیل

ہاشمی دارالافتا، موہنی، مہواگاچھی، تھانہ نانپور، ضلع سیتامڑھی بہار

۲۴؍محرم الحرام ۱۴۳۹ھ؍مطابق ۱۵؍اکتوبر ۲۰۱۷ء بروز اتوار

MUFTI SYED MOSHARRAF AQUIL

Hashmi Darul Ifta

Mohani, Mahua Gachi, Sitamarhi, Bihar - 843326

نوٹ

اس فتوی کو اور دیگر تمام ھاشمی دار الافتاء سے شائع ہونے والے فتووں کو
MADAARIMEDIA.COM پر پڑھ سکتے ہیں اور ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں